ایمان لاؤ مگر کیسا

﴿ وَ اِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ اٰمِنُوۡا کَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ کَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَہَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّہُمۡ ہُمُ السُّفَہَآءُ وَ لٰکِنۡ لَّا یَعۡلَمُوۡنَ ﴾[سورة البقرة: ۱۳]

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اورلوگوں (یعنی صحابہ) کی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ ہم ایسا ایمان لائیں جیسا بے وقوف لائے ہیں، خبر دار ہو جاؤ یقیناً یہی بیوقوف ہیں، لیکن جانتے نہیں۔''

فوائد

ا۔منافقین نے فوری فائدے کے لیے، دیر سے ملنے والے فائدے کو نظر انداز کر دیا اور آخرت کی پائیدار اور دائمی زندگی کے مقابلے میں دنیا کی فانی زندگی کو ترجیح دی اور اللہ کی بجائے لوگوں سے ڈرنا شروع کر دیا اور یہی بہت بڑی سفاہت (بے وقوفی) ہے۔جبکہ یہ لوگ سچے مسلمانوں کو بے وقوف کہا کرتے تھے۔

اور کسی اعلیٰ تر مقصد کے لیے دنیوی مفادات کو قربان کر دینا بے وقوفی نہیں، عین عقلمندی اور سعادت ہے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسی سعادت مندی کا ثبوت مہیا کیا۔اس لیے وہ پکے مومن ہی نہیں بلکہ ایمان کے لیے ایک معیار اور کسوٹی ہیں، اب ایمان انہی کا معتبر ہوگا جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح ایمان لائیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ فَإِنْ آمَنُواْ بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَواْ وَّإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾ [سورة البقرة: ۱۳۷]

''تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم (صحابہ) ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یافتہ ہو جائیں اور اگر منہ پھیرلیں (اور نہ مانیں) تو وہ (تمہارے) مخالف ہیں اور اُن کے مقابلے میں تمہیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔''